اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

اللہ اکبر — قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ: الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

فہرست مضامین

ماریشس میں تبلیغ احمدیت — صفحہ ۱، ۲
الدعا بجفرۃ البادی فی حق سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی
حکومت امریکہ کو ممانعت شراب کا قانون منسوخ کرنا پڑا — صفحہ ۳
بانی آریہ سماج اور وید مخالفتوں کے باوجود احمدیت کی ترقی — صفحہ ۴
خطبہ جمعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک رؤیا کی تشریح نیا آسمان اور نئی زمین بنانے کا مطلب — صفحہ ۵
گوشوارہ آمد و خرچ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۳۳ء — صفحہ ۷
افغانستان کی خونی داستان — صفحہ ۸
ناوہ میں عظیم الشان مناظرہ — صفحہ ۹
اشتہارات و خبریں — صفحہ ۱۰، ۱۶

نمبر ۷۵ | ۳ رمضان المبارک ۱۳۵۲ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۱ دسمبر ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۹۔ دسمبر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔

حضرت میرزا شریف احمد صاحب ملٹری ٹریننگ کے بعد تشریف لے آئے ہیں ۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ بعارضہ بخار و پیچش بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔

رمضان المبارک کا چاند قادیان میں ۱۸۔ دسمبر کو دیکھا گیا ۔ اور ۱۹۔ پہلا روزہ ہوا ۔

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے تراویح پڑھانے کے لئے مسجد مبارک میں حافظ کرم الٰہی صاحب۔ مسجد اقصےٰ میں صاحبزادہ حافظ محمد طیب صاحب مسجد الفضل میں حافظ عبد اللطیف صاحب پسر حضرت مولوی شیر علی صاحب

رمضان کے مبارک ایام میں مبارک اجتماع

سالانہ جلسہ میں شامل ہونے کی دعوت

اس سال جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۲۶۔ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۳۳ء کو منعقد ہوگا یہ اجتماع بذات خود نہایت بابرکت اور ایمان افزا ہوتا ہے۔ لیکن اس دفعہ تو یہ رمضان کے مبارک ایام میں ہو رہا ہے۔ اور تیس تیس سال کے بعد یہ موقعہ حاصل ہو رہا ہے۔ پس ان مبارک ایام کے مبارک اجتماع میں شریک ہونیکے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ ایسے خاص ایام روز روز میسر نہیں آسکتے۔ اور ان کے برکات سے محروم رہنا نہایت ہی افسوسناک ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں کرایہ ریل میں بھی گزشتہ سالوں کی نسبت کافی تخفیف ہوگئی ہے اور واپسی ٹکٹ لینے پر بہت کچھ سہولت حاصل ہوسکتی ہے۔ ان حالات میں ہر احمدی مرد و عورت کو کوشش کرنی چاہئے۔ کہ وہ ضرور سالانہ جلسہ میں شریک ہو کر دوگونہ روحانی برکات حاصل کرے ۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن کی چھوٹی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ جنہیں علاج کے لئے لاہور لے گئے ہیں۔ احباب خاص طور پر صحت کے لئے دعا کریں ۔

تبلیغی رپورٹ

ماریشس میں تبلیغ احمدیت

خدا تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ سرگرمی سے کی جارہی ہے۔ انفرادی تبلیغ کے علاوہ مختلف مقامات میں لیکچر بھی دیئے جاتے ہیں چنانچہ میں بمقام گرانبے گیا۔ جہاں رات کو وعظ کیا۔ چند غیر احمدی بھی آئے۔ اس سے پہلے وہاں کبھی کوئی غیر احمدی وعظ میں نہیں آیا تھا۔ وہاں کے مسلمانوں کی حالت بہت ہی ابتر ہے ایک مسلمان عورت ایک حبشی عیسائی کے ساتھ عرصہ سے رہتی تھی۔ اس سے کئی بچے بھی ہوئے۔ اب مسلمان اسے کہتے تھے۔ کہ تو اس عورت کے گھر نہ آیا کر۔ اس نے کہا۔ کہ ایسا نہیں ہوسکتا۔ ہاں تم مجھے مسلمان بنالو۔ اس پر اسے کہا گیا۔ کہ مسلمان ہونے کے بعد بارہ تیرہ روپے نکاح پر تمہیں خرچ کرنے پڑیں گے۔ اس نے اس سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ تم سب عیسائی بنو۔ میں یہاں پادری کو بلا لاؤنگا اور تمہارا ایک پیسہ بھی نہیں خرچ ہوگا۔ ہمارے احمدیوں نے اس سے کہا۔ کہ تمہارا کچھ خرچ نہیں ہوگا۔ ہم تم کو مسلمان بنالیں گے۔ مگر غیر احمدیوں نے اس کی بھی مخالفت کی ۞

۱۲۔ اکتوبر کو بمقام لاری موکہ میں ایک تقریب پر مجھے شمولیت کی دعوت دی گئی۔ میں نے تبلیغی وعظ کیا۔ اور پھر حاضرین کو سوال وجواب کا موقعہ دیا۔ تین بجے رات تک وفات مسیح۔ ختم نبوت۔ صداقت حضرت مسیح موعودؑ پر خوب دلچسپ گفتگو ہوتی رہی۔ مجمع پر خدا کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا لاری موکہ میں میرا تبلیغی مقام میاں حاجی یعقوب صاحب کی دوکان ہے۔ اور وہ میرے جوشیلے معاون ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی صحت اور ہمت میں برکت دے آمین

۱۴۔ اکتوبر کو ایک معزز غیر احمدی سردار کی دعوت پر بلایا گیا۔ کھانے کے بعد رات کے دو بجے تک مختلف مسائل پر وعظ کیا۔ اور فرقہ ناجیہ پر سوال وجواب ہوئے۔ چھ سات آریہ بھی موجود تھے۔ انہوں نے خدا کے رحیم ہونے اور ذبیحہ کے متعلق سوالات کئے۔ جن کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔

۱۳۔ نومبر شہر پورٹ لوئیس سے تین تعلیم یافتہ نوجوان دارالسلام آئے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ یکم نومبر کو پورٹ لوئیس میں جو آپ کی گفتگو ہوئی تھی۔ ہم نے بھی سنی تھی۔ مگر ہم نے دیکھا۔ کہ آپ کے رفقاء چار یا پانچ گفتگو کرنے والے صریح طور پر بے انصافی کر رہے تھے۔ وہ اصل اعتراض کر کے جواب سننا ہی نہیں چاہتے تھے۔ اور دوسرے لوگ جو سننا چاہتے تھے۔ ان کو بھی نہیں سننے دیتے تھے۔ اس لئے ہم چلے آئے۔ اور ارادہ کر لیا۔ کہ آپ کے پاس دارالسلام میں آکر سنیں گے۔ چنانچہ ان کو وفات مسیح۔ ختم نبوت وغیرہ مسائل سمجھائے گئے۔ اور ان کے سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے گئے انہوں نے اپنا یہ ارادہ بھی ظاہر کیا۔ کہ کسی مناسب موقعہ پر وہ بھی مجھے اپنے ہاں بلائیں گے۔ اور صرف پندرہ بیس آدمی جو سننے والے ہوں جھگڑالو نہ ہوں۔ ان کو بلائیں گے۔ خاکسار حافظ جمال احمد روز ہل۔ دارالسلام (۱۵۔ نومبر)

الدّعاء بحضرة الباری
فی حق سیّدنا خلیفۃ المسیح الثانی

یاربّ متّعنا بطول حیاتہ
من لیس یبغی غیر وجہک ربّنا
من ھمّہ إرواء بستان الھدیٰ
من فی الشّجاعۃ والحمایۃ أسوۃ
یحمی حمی الدّین المتین بمالہ
من أشبہ مسیحنا وإمامنا
ونظیرہ فی حسنہ وجمالہ
أعلیّ أنت الآن تنکر شأنہ
أنت الذی قد قلت فیہ مفرّطا
فالآن لم غادرتہ یا ابن الوفا
أتظنّ نفسک بالخلافۃ أجدرا

من ذاک محمود بحسن صفاتہ
بصیامہ وبنسکہ وصلوٰتہ
من ماء مزن الحبّ أو عبراتہ
لوقاتہ دین محمّد وحماتہ
ولسانہ وببذلہ صحّاتہ
فی حسن سیرتہ وفی عاداتہ
ومثیلہ فی حلمہ وأناتہ
وعرفتہ من قبل ذا بصفاتہ
لمسیحنا ذا النّجل من آیاتہ
وأقمت نفسک فی صفوف عداتہ
أإن عندک البرھان کان فھاتہ

(ظفر محمد۔ مولوی فاضل قادیان)

رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء
کے متعلق
اعلان

تمام جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر عہدیداران جماعت رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء دفتر پرائیویٹ سکرٹری سے حاصل کریں ۞ پرائیویٹ سکرٹری

سٹیج اور جلسہ گاہ کے انتظام کے متعلق
اعلان

اس سال سٹیج کے کام کو عمدہ پیمانہ پر چلانے کے لئے کام کو مندرجہ ذیل شعبوں میں تقسیم کر کے ہر ایک شعبہ کا ایک ایک انچارج مقرر کر دیا گیا ہے۔ ان انچارج صاحبوں کو چاہیئے۔ کہ جلسہ سے تین دن پہلے تشریف لاکر اپنے اپنے فرائض کی نوعیت کو سمجھ لیں۔ یہ اپنے کام کے ذمہ دار ہونگے۔ اپنے معاون خود منتخب کر لیں ۞

۱۔ منتظم تقسیم ٹکٹ سٹیج۔ مولوی عبد الغفور صاحب و مولوی عبد الاحد صاحب ۞

۲۔ انچارج سٹیج اپر۔ بابو محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر و مولوی جلال الدین صاحب شمس ۞

۳۔ انچارج سٹیج لوئر۔ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد و ملک عزیز احمد صاحب ۞

۴۔ معاون ضعفاء۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ صحابی جو بوڑھے ہیں۔ ان کی سٹیج پر امداد کرنا مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری۔ و ماسٹر اللہ دتا صاحب پنشنر ۞

۵۔ انچارج گیٹ۔ شیخ احمد اللہ صاحب نوشہرہ چھاؤنی ۞

۶۔ انچارج نشست گاہ حکام۔ یمین غلام محمد صاحب اختر لاہور و شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر۔

۷۔ انچارج نشست گاہ پولیس۔ قاری غلام مصطفیٰ صاحب و خان غلام محی الدین صاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس۔

۸۔ انچارج حفظ امن سٹیج اپر۔ باڈی گارڈ ۞

۹۔ انچارج حفظ امن اندرون جلسہ گاہ۔ بابو ضیاء الحق صاحب

۱۰۔ انچارج خبر رسانی۔ سید بشیر احمد صاحب۔

۱۱۔ انچارج پریس بورو۔ ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے و چودھری مظفر الدین صاحب بی۔ اے ۞

۱۲۔ انچارج روشنی و صفائی و پانی۔ مرزا برکت علی صاحب

۱۳۔ رپورٹرز۔ ایڈیٹوریل سٹاف اخبار الفضل۔

۱۴۔ شعبہ استخبارات۔ منشی عبد المجید خان صاحب پشاور۔ شیخ نیاز محمد صاحب سندھ ۞ ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۷۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۳ رمضان ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

حکومت امریکہ کو ممانعت شراب کا قانون منسوخ کرنا پڑا

مذہب کی ضرورت اور اسلام کی صداقت کا ثبوت

مذہب کی مخالفت کرنے والے

وُہ لوگ جو اپنی نادانی اور جہالت کی وجہ سے مذہب کو ایک غیر ضروری بلکہ نقصان رساں چیز قرار دے کر اس کے خلاف لب کشائی کرتے رہتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ دُنیا سے مذہب کے اثر واقتدار کو ختم کر کے لوگوں کو دہریت و مادہ پرستی کے غلام بنا دیں۔ اور قیام امن اور اصلاح اخلاق وعادات کے لئے انسانوں کے تجویز کردہ قوانین پر انحصار رکھیں۔ ان کی آنکھیں کھولنے کے لئے یونائٹڈ سٹیٹس امریکہ کی وُہ ناکامی کافی ہے۔ جو اسے قانون کے ذریعہ شراب کی بندش کے متعلق حاصل ہُوئی ہے۔

شراب کی بندش کا قانون

امریکہ کے مدبرین اور واضع قوانین تیس بتیس سال کی مسلسل جدوجہد کے بعد شراب نوشی کی بندش کا قانون پاس کرانے میں کامیاب ہُوئے تھے۔ اس عرصہ میں شراب نوشی اور شراب فروشی بند کرانے کے لئے کئی بار کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ ہر جگہ جلسے کرائے گئے۔ میموریل پر میموریل بھیجے گئے۔ بارہا ہنگاموں تک نوبت پہونچ گئی۔ لیکن چونکہ اہل امریکہ کی اکثریت پر شراب کے جانی اور مالی۔ اور اخلاقی نقصانات واضح ہو چکے تھے۔ اس لئے حکومت نے اس کی ممانعت کا قانون منظور کر لیا اور اس کے نافذ کرنے میں ہر ممکن کوشش سے کام لیا۔ اس کے ساتھ ہی بندش شراب کے فوائد کی تشہیر کرنے میں بھی انتہائی سرگرمی سے کام لیا گیا۔ تھوڑا ہی عرصہ ہُوا۔ امریکہ کے ایک پریذیڈنٹ نے یہ اعلان کیا تھا۔ کہ بندش شراب کی وجہ سے ملکی مصنوعات میں ۱۰ سے ۱۵ فیصدی تک ترقی ہو گئی ہے۔ ایک اور مشہور شخص پروفیسر ارونگ فشر نے شمار و اعداد کے ذریعہ بتایا تھا۔ کہ بندش شراب سے امریکہ کا چھ ارب ڈالر بچ گیا ہے۔

عملی طور پر ناکامی

لیکن باوجود ان سب کوششوں کے امریکہ کو عملی طور پر اس قانون کے نفاذ میں سخت ناکامی ہُوئی۔ کیونکہ امریکن شراب نوشوں نے نہ صرف شراب نوشی ترک نہ کی۔ بلکہ وُہ اس میں اور زیادہ ترقی کر گئے۔ انہوں نے قانون کی زد سے بچنے کے لئے ایسے طریق ایجاد کر لئے۔ کہ گرفت سے محفوظ رہ کر شراب نوشی کر سکیں۔ اور نوبت یہاں تک پہونچ گئی۔ کہ امریکہ میں بندش شراب سے پیشتر جتنی شراب دوسرے ممالک سے آتی تھی۔ بندش کے بعد ناجائز ذرائع سے اس سے بہت زیادہ آنے لگی۔ اور یہ اضافہ ۲۰ کروڑ گیلن تک پہنچ گیا اس کے روکنے میں حکومت کو قطعاً ناکامی کا مُنہ دیکھنا پڑا۔

بندش شراب کے قانون کی تنسیخ

ان حالات میں جب حکومت امریکہ نے دیکھا۔ کہ اسے بندش شراب کے قانون میں سخت ناکامی ہُوئی ہے۔ اور دوسرے ممالک شراب کی فروخت کے ذریعہ سے اس کی دولت کھینچے جا رہے ہیں تو اسے ممانعت شراب کا قانون منسُوخ کر دینا پڑا۔ اور باوجود ان امور کے اعتراف کے کہ شراب نوشی سے لوگوں کی صحت تباہ ہو جاتی ہے۔ خاندان برباد ہو جاتے ہیں جرائم میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور بد اخلاقی بہت بڑھ جاتی ہے۔ عام اجازت دے دی گئی ہے۔ کہ لوگ کھلم کھلا شراب نوشی کرتے رہیں۔ امریکہ کے لوگوں نے اس اجازت پر جس خوشی اور مسرت کا اظہار کیا ہے۔ اس کا پتہ اس سے لگ سکتا ہے۔ کہ بندش شراب کے قانون کا جنازہ نکالا گیا۔ اور شراب کی سبیلیں لگا دی گئیں۔ جلوس نکالے گئے اور ملک بھر میں خوشی کے جلسے کئے گئے۔ شراب نوشی سے تو وُہ پہلے بھی باز نہ رہتے تھے۔ لیکن ممانعت کے قانون کے منسُوخ ہو جانے پر صرف اس لئے انہوں نے خوشی اور شادمانی کا اظہار کیا۔ کہ اب وُہ خفیہ نہیں۔ بلکہ ظاہرہ طور پر سستے داموں شراب خرید سکیں گے۔ اور چھپ کر پینے کی بجائے گلی کوچوں میں مخمور ہو کر دندناتے پھریں گے۔

قانون کی بے بسی

امریکہ کی حکومت نے کئی سال کی جدوجہد کے بعد بندش شراب کا جو قانون نافذ کیا تھا۔ اس کی غرض اہل ملک کی بہبودی اور نفع رسانی تھی۔ اور یہ غرض اتنی اہم اور ایسی ضروری تھی۔ کہ حکومت نے شراب کی ممانعت کا قانون پاس کرتے ہوئے کروڑوں پونڈ کی اس آمدنی کی بھی پرواہ نہ کی۔ جو شراب فروشی سے اسے حاصل ہوتی تھی پھر قانون بندش کے جبریہ نفاذ میں ہزاروں جانوں کا اتلاف بھی اس نے گوارا کیا۔ اور ہر ممکن طریق سے اس نے کوشش کی۔ کہ اہل امریکہ شراب کی لعنت سے بچ جائیں۔ پھر شراب نوشی کے نقصانات بھی بالکل ظاہر تھے۔ لیکن باوجود اس کے حکومت کو کامیابی حاصل نہ ہُوئی اور آخر اسے اپنے قانون کی ناکامی اور بے بسی کا اعتراف کرتے ہوئے شرابیوں کے آگے ہتھیار ڈال دینے پڑے۔

قانون سے اخلاقی اصلاح نہیں ہو سکتی

جب ایسے مفید قانون کا باوجود انتہائی جدوجہد کے یہ حشر ہو سکتا ہے۔ اور قانون کے ذریعہ تباہی کے منبع۔ بد اخلاقی کے چشمہ اور جرائم کے گڑھے سے لوگوں کو نہیں بچایا جا سکتا۔ تو پھر کس طرح ممکن ہے۔ کہ ایسے افعال جن کے نقصانات اس قدر ظاہر و باہر نہ ہوں۔ ان سے قانون کے ذریعہ محفوظ رکھا جا سکے۔

اخبار "ملاپ" (۱۲ دسمبر) نے حکومت امریکہ کی بندش شراب کے متعلق ناکامی پر اظہار خیالات کرتے ہُوئے لکھا ہے:-

"امریکہ نے اس بندش کو ہٹا کر یہ تسلیم کر لیا ہے۔ کہ قانون شرابیوں کے لئے کوئی علاج نہیں۔ اور نہ ہی انہیں ترک شراب نوشی کی تلقین کر سکتا ہے۔ قانون لوگوں کو بد اخلاقی کی سزا دے سکتا ہے۔ لیکن انہیں اچھے اخلاق والے نہیں بنا سکتا"

"ملاپ" نے اپنے نقطہ خیال اور اپنی دسترس تک قانون کی ناکامی کا عمدگی سے اعتراف کیا ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک اس میں یہ اصلاح کرنے کی ضرورت ہے۔ کہ دُنیا کا کوئی قانون تمام لوگوں کو بد اخلاقی کی سزا بھی نہیں دے سکتا۔ اور روزمرہ کا مشاہدہ ہماری اس بات کی تصدیق کرتا ہے۔ کتنی ہی بد اخلاقیاں ایسی ہیں۔ کہ ان کا ارتکاب کرنے والوں کو دُنیوی قانون نہ صرف سزا نہیں دیتا بلکہ ان کے ارتکاب کو جائز ٹھیراتا ہے۔ پھر کتنی ہی بد اخلاقیاں ایسی ہیں کہ ان تک دُنیوی قانون کی رسائی ہی نہیں۔ پس کوئی دُنیوی قانون نہ تو تمام بد اخلاقیوں کی سزا دے سکتا ہے۔ اور نہ تمام بد اخلاقیوں کو بد اخلاقیاں قرار دیتا ہے۔ اس صورت میں یہ بالکل صحیح ہے۔ کہ لوگوں کے اخلاق سدھارنے۔ اور ان کی بد عادات دُور کرنے کے لئے

خالی قانون کامیاب نہیں ہو سکتے“ (ملاپ ۱۳ دسمبر)

حقیقی اصلاح کا ذریعہ

انسانوں کی حقیقی طور پر اخلاقی اصلاح صرف مذہب اور سچا مذہب ہی کر سکتا ہے۔ وُہی ہر قسم کی بداخلاقیوں کو بداخلاقیاں قرار دیتا ہے۔ اسی کا انسان پر کامل تصرف ہو سکتا ہے۔ اور اسی کی وجہ سے انسان سات پردوں میں چھپ کر بھی کوئی بُرائی کرنے سے بچ سکتا ہے۔ کیونکہ مذہب ہی یہ بتاتا ہے۔ کہ انسان کو پیدا کرنے والی ہستی ہر حال میں اس کی نگران ہے۔ اور مذہب ہی یہ بتاتا ہے۔ کہ وُہ ہستی انسان کے ہر فعل کا اسے بدلا دے گی۔ کوئی انسان نہ تو اس کی نگرانی سے بچ سکتا ہے۔ اور نہ اس کے تصرف سے باہر جا سکتا ہے۔ پس انسان کو ہر قسم کی بداخلاقیوں اور برائیوں سے بچانے والی۔ اور اسے اعلےٰ اخلاق و عادات سکھانے والی چیز مذہب اور صرف مذہب ہی ہے۔ وُہ لوگ جو مذہب کی ضرورت کا انکار کرتے ہیں۔ اور مذہب کو غیر مفید بلکہ نقصان رساں چیز قرار دیتے ہیں وُہ اپنی جہالت اور نادانی کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ وُہ اگر عقل و سمجھ سے کام لے کر غور کریں۔ تو دیگر امُور کے علاوہ حکومت امریکہ کی بندش شراب کے قانون میں ناکامی سے بھی مذہب کی ضرورت اور اہمیت بخوبی سمجھ سکتے ہیں :-

اسلام اور بندش شراب

یہ کہتے ہُوئے ہماری مراد کسی ایسے مذہب سے نہیں۔ جس میں شراب نوشی کی ممانعت نہیں۔ بلکہ اسے بعض مذہبی رسُوم کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ ایسے مذاہب اپنی اصلیت کھو بیٹھے۔ اور انسانی دست برد کا شکار ہو چکے ہیں۔ بلکہ ہماری مراد اسلام سے ہے۔ جس نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل شراب نوشی کی ممانعت کا حکم نافذ کیا۔ اور اپنے پیرؤوں کو مخاطب کر کے بتایا۔ کہ یایھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطٰن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون۔ (۵-۹۲) جانتے ہو۔ اس مختصر سے حکم کا کیا اثر ہُوا۔ یہ کہ اسے سنتے ہی شراب کے مٹکے۔ اور پینے کے تمام برتن توڑ پھوڑ دیئے گئے۔ اور مکہ کی گلیوں میں شراب پانی کی طرح بہہ نکلی۔ پھر کبھی ان لوگوں نے اس کی شکل تک دیکھنا بھی گوارا نہ کی۔ یہ تھا وُہ انقلاب جو اسلام نے ان لوگوں میں آن کی آن میں پیدا کر دیا۔ جو دن رات شراب نوشی کا شغل رکھتے تھے۔ ادھر شراب کی ممانعت کا حکم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منہ سے نکلا۔ ادھر اس کی تعمیل ہو گئی۔ اور ایسی تعمیل ہُوئی۔ کہ جس کی مثال تاریخ عالم پیش کرنے سے عاجز ہے :-

صداقت اسلام

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اسلام نے لوگوں کی طبائع میں جو تغیر پیدا کیا۔ اسلام نے بُری عادات اور بداخلاقیوں کا جس طرح قلع قمع کیا۔ اسلام نے اپنے پیرؤوں میں اطاعت اور فرمانبرداری کا جو جذبہ پیدا کیا۔ وُہ نہ تو کسی اور مذہب نے پیدا کیا۔ اور نہ کوئی دُنیوی قانون پیدا کر سکتا ہے۔ اور یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اگر دُنیا برائیوں اور بداخلاقیوں سے بچ سکتی ہے۔ اگر تباہ کُن اور بربادی بخش اشیاء سے محفوظ رہ سکتی ہے۔ اگر شرمناک جرائم اور امن شکن افعال سے نجات پا سکتی ہے۔ تو صرف اسلام سے وابستہ ہو کر۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی میں داخل ہو کر۔ اور قرآن کریم پر ایمان لا کر :-

---

بانی آریہ سماج اور وید

آریوں کو اس بات پر بڑا ناز تھا۔ کہ ویدوں کے سربستہ راز پنڈت دیانند جی بانی آریہ سماج نے منکشف کر دیئے ہیں۔ ان اعتراضات سے ویدوں کو بچا لیا ہے۔ جو محققین کی طرف سے کئے جاتے ہیں۔ اور ان کی تعلیمات کو علم و عقل، منطق و سائنس کے مطابق ثابت کر دیا ہے :-

اگرچہ پنڈت جی نے سابقہ روایات اور عقائد کو بالکل الٹ پلٹ کرتے ہُوئے کوشش کی۔ کہ ویدوں کی تعلیم کی معقولیت ثابت کریں۔ اس جد و جہد میں انہوں نے بعض ایسی حرکات بھی کیں۔ جو پہلے سے بھی زیادہ ویدک تعلیم کو قابل اعتراض بنا دینے والی تھیں۔ اور جن پر آریوں کو آج تک عمل کرنے کی جُرأت نہیں ہُوئی۔ تاہم انہوں نے جو کچھ کہا۔ اسے بہت غنیمت سمجھا گیا۔ اور اعتراضات کی بوچھاڑ سے بوکھلائے ہونے کی وجہ سے یہ نہ دیکھا گیا۔ کہ پنڈت جی جو کچھ ویدوں کی طرف منسُوب کر کے پیش کر رہے ہیں۔ اس میں کہاں تک معقولیت پائی جاتی ہے :-

اب جبکہ آریوں کو اس بات کے بیان [illegible] کا [illegible] ملا۔ تو کئی لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ کہ پنڈت دیانند جی نے ویدوں کے جو مطالب بیان کئے ہیں۔ وُہ صحیح نہیں ہیں۔ اور ان کے تجویز کردہ سدھانت (عقائد) ویدوں کے مطابق نہیں۔ اور نہ یہ کہ منطق، سائنس اور فلسفہ کے بھی خلاف ہیں۔ چنانچہ ایک مشہور آریہ لیڈر پنڈت گنگا پرشاد جی ایم۔ اے ایک مضمون میں لکھتے ہیں :-

”پنڈت وشو بندھو جی آریہ سماج کالج پارٹی کے چوٹی کے ودوان ہیں۔ اور پنڈت دھرم دیو جی شاستری۔ ایم۔ اے۔ ٹرک شرومنی گروکل پارٹی کے ودوان ہیں۔ ان کا اور کئی ان لوگوں کا جو ویدک مت کے ودوان۔ اور اس دریا کے تیراک ہیں۔ یہ نشچے ہے۔ کہ سوامی دیانند جی نے جو بھاشیہ ویدوں کا کیا ہے۔ وُہ صحیح نہیں۔ اور ویدوں کے مطابق سوامی دیانند جی کے سدھانت نہیں۔ نہ منطق، سائنس۔ یا فلسفہ کے مطابق درست اور صحیح ہیں“

(شبیر پنجاب ۱۰ دسمبر)

آریوں نے صدیوں کے بعد ایک شخص کو رشی بنایا۔ اور اس کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملانے شروع کئے تھے۔ نیز دعوے کرتے تھے۔ کہ دُنیا کی نجات اسی تعلیم پر منحصر ہے۔ کہ اس رشی نے ویدوں سے اخذ کر کے پیش کی ہے۔ دُنیا کو اس سے جو کچھ فائدہ حاصل ہُوا۔ اس کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ خود آریوں اور ودوان آریوں پر واضح ہو گیا۔ کہ اس رشی نے تو ویدوں کی رہی سہی وقعت بھی کھو دی۔ اور جو کچھ ویدوں کی طرف منسُوب کر کے پیش کیا۔ اسے ویدوں سے دور کا بھی تعلق نہیں :-

ہمیں آریہ صاحبان سے اس ناکامی اور محرومی کے متعلق ہمدردی ہے :-

---

مخالفتوں کے باوجود احمدیت کی ترقی

”گورو گھنٹال“ ہندوؤں کا ایک نہایت متعصب اور کینہ توز اخبار ہے۔ جماعت احمدیہ کے خلاف بھی وُہ ہمیشہ نیش زنی کرتا رہتا ہے۔ اس نے اپنے ۱۸۔ نومبر کے پرچہ میں اخبار ”سیاست“ کا ایک پرانا غلط بیانیوں اور دھوکہ دہیوں سے پُر مضمون اسی جذبہ کے ماتحت شائع کیا ہے۔ اسے درج کرتے ہُوئے اس نے جو چند تمہیدی سطور لکھی ہیں۔ وُہ اس لئے ذیل میں دی جاتی ہیں۔ کہ ناظرین اندازہ لگائیں۔ اشد ترین مخالف اظہار مخالفت کے وقت بھی احمدیت کے متعلق کیا خیال رکھتے ہیں :-

اخبار مذکور لکھتا ہے :-

”۵۰ سال کے قریب عرصہ گزرا۔ کہ پنجاب کے ضلع گورداسپور میں واقع ایک چھوٹے سے قصبہ قادیان میں ایک بچہ پیدا ہُوا۔ [illegible] جس کا نام غلام احمد رکھا گیا۔ اور اب وُہ دُنیا میں مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے مسلمانوں کے فرقہ احمدیہ کا بانی مشہور ہے۔ اس شخص کو فوت ہُوئے اگرچہ ۲۵ برس ہو چکے ہیں۔ مگر اس کی چلائی ہُوئی احمدی تحریک اب تک زندہ ہے۔ اور آثار ایسے پائے جاتے ہیں۔ کہ یہ تحریک کافی دیر تک اسی طرح جاری رہے گی۔ اس کے فوراً تباہ ہو جانے کی کوئی امید سردست نہیں۔ اس لئے کہ اس تحریک میں تعلیم یافتہ بہت سے ایسے لوگ شامل ہو گئے ہیں۔ جو دل بھی رکھتے ہیں۔ اور دماغ بھی۔ اس تحریک کو اسلام کا دشمن بتانے اور صفحہ ہستی سے مٹا ڈالنے کے لئے مسلمانوں کا ایک حصہ ہمیشہ سے مصروف رہا ہے۔ اور اب بھی اس فرقہ کی تباہی کے لئے کوشاں ہے۔ مگر یہ احمدی تحریک ہے۔ کہ مرنے کی بجائے زیادہ پھیلتی جاتی ہے۔ گزشتہ دنوں اس تحریک کے خلاف اخبار زمیندار لاہور اور اس کے مالک مولانا ظفر علی خاں نے بہت زور لگایا۔ خود گرفتار ہو گئے۔ اور اخبار کی ضمانت کرا لی۔ مگر اس تحریک کو کوئی خاص نقصان نہ پہونچا۔ انہی ایام میں مولانا سید حبیب شاہ آف سیاست لاہور نے اپنے اخبار کے کالموں میں اس فرقہ کے خلاف ایک طویل اور زبردست سلسلہ مضامین شروع کیا“

یہ ایک مخالف کی رائے ہے۔ کاش مُسلمان اسی سے فائدہ اٹھائیں :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک رویا کی تشریح

نیا آسمان اور نئی زمین بنانے کا مطلب

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۸ر دسمبر ۱۹۳۳ء بمقام لاہور

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

ایک رویا

کا ذکر فرمایا۔ جو آپ نے اپنی الہامی زندگی کے ابتدائی ایام میں دیکھا تھا۔ یہ رویا اغیار کے نزدیک ہمیشہ محل اعتراض بنا رہا ہے۔ لیکن ہمارے لئے یہ سوچنے کی بات ہے۔ کہ آخر اللہ تعالےٰ کو غرض کیا تھی۔ کہ ایسا رویا دکھاتا۔ جس پر اعتراض پڑتا۔ اور جس سے کوئی فائدہ مقصود نہ ہوتا۔ اگر اعتراض یہ ہے۔ کہ جب کسی بات کو استعارہ یا تشبیہ کے ساتھ بیان کیا جائے۔ تو اس سے خاص فائدہ مدنظر ہوتا ہے۔ بے شک

استعارات و تشبیہات

بعض دفعہ فتنہ کا موجب بھی ہو جاتی ہیں۔ مگر ان کا استعمال اسی وقت جائز ہے۔ جب نقصان کی نسبت فائدہ زیادہ ہو۔ حضرت مسیح ناصری نے جب خدا تعالےٰ کے متعلق یہ کہا۔ کہ وہ

"تمہارا باپ"

ہے۔ تو اس استعارہ اور تشبیہ نے بہت نقصان پہنچایا۔ کروڑہا انسان غلطی سے حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا تصور کرنے لگے۔ اور کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے ایمان کی خرابی اس استعارہ کے استعمال سے ہی پیدا ہوئی۔ اللہ تعالےٰ نے اس بات کو کسی بڑے فائدہ کے لئے ہی روا رکھا۔ حضرت مسیح علیہ السلام سے متعلق واقعات کی ذمہ داری عیسائیوں پر ہی ہے۔ ہمارے لئے قابل حل وہ دقتیں ہیں۔ جو احمدیت کے متعلق ہیں۔ اور ان میں سے ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ

رویا ہے کہ مجھے پیدائش عالم کی قدرت دی گئی ہے۔ میں نے دیکھا کہ مجھ میں خدائی قدرتیں آگئیں۔ اور میں نے ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین بنائی۔

مخالفین اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے شرک کے کلمات کہے۔ اور اپنی ذات کی طرف خدائی طاقتیں منسوب کی ہیں۔ لیکن جو شخص سرتاپا

توحید میں ڈوبا ہوا

ہے۔ اور پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ

> کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
>
> ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

اس کے متعلق ایک منٹ کے لئے بھی یہ خیال کرنا۔ کہ کوئی مشرکانہ کلمہ اس کے منہ سے نکل سکتا ہے۔ سوائے کسی بے وقوف کے اور کسی کا کام نہیں۔ ہمارے سامنے شرک کا تو سوال ہی نہیں۔ سوچنا یہ ہے۔ کہ آخر اللہ تعالےٰ نے یہ رویا کیوں دکھایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس رویا کے وہ معنے نہیں کئے۔ جو اغیار کرتے ہیں۔ جو مفہوم عام طور پر آپ کی جماعت میں سمجھا جاتا ہے۔

ہر احمدی کا فرض

ہے۔ کہ اس رویا کی حقیقت پر غور کرے۔ میرا خیال ہے۔ اس رویا کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو اپنے فرائض کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ روزانہ عام لوگ مرتے ہیں لیکن کوئی خاص تغیر نہیں ہوتا۔ دنیا کی جو حالت پہلے ہوتی ہے۔ وہی موت کے بعد رہتی ہے۔ کبھی مسلمانوں نے توحید کی خاطر جانیں دیں۔ ہر قسم کی قربانیاں کیں۔ اسلام کو پھیلایا۔ اور اس طرح دنیا میں ایک نمایاں تغیر پیدا ہو گیا۔ اب مسلمان قبروں کو سجدے کرتے۔ اور مردوں سے مرادیں مانگتے ہیں۔ شرک میں مبتلا ہیں۔ اب بھی وہی لا الٰہ ہے لیکن اب وہ کوئی تغیر پیدا نہیں کرتا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس کے پڑھنے والے اس کا مفہوم نہیں جانتے ان کا مسلمان ہونا برائے نام ہے۔ غیر مسلم تو ایک حد تک معذور ہیں کیونکہ ان کا میلان ہی شرک کی طرف ہے۔ لیکن وہ مسلمان جو دن میں پانچ دفعہ اقرار عبودیت کرے۔ نماز اور اذان میں توحید کی شہادت دے۔ اس کی مشرکانہ حرکات بہت زیادہ قابل مواخذہ ہیں

حضرت مسیح موعودؑ سے پہلے

بھی دنیا کی وہی حالت ہو چکی تھی۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خداوند تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ وہ ایک نیا آسمان اور نئی زمین بنائیں۔ تا باہر سے آنے والا آدمی یہ سمجھے۔ کہ یہ آسمان اور یہ زمین بالکل نئی ہے جب کسی جگہ مکانات بن جاتے ہیں۔ تو اس کا نقشہ بدل جاتا ہے۔ اسی طرح آسمان اور زمین بھی بدل کر نئے معلوم ہونے لگتے ہیں۔

بہت سے الہامات کو پورا کرنا

نبی کی جماعت کے ذمہ ہوتا ہے۔ نبی جماعت کے لئے مصالحہ فراہم کر کے خود چلا جاتا ہے۔ اس مصالحہ سے کام لینا جماعت کا فرض ہوتا ہے۔ اگر یہ رویا یوں ہوتا۔ کہ ہم جماعت کو نیک اور صالح بنا دیں گے تو دل پر کبھی اتنا اثر نہ ہوتا۔ لیکن نیا آسمان اور نئی زمین بنانے کے الفاظ دل کو ہلا دیتے ہیں۔ ان میں ایک معیار کو قائم کر دیا گیا ہے۔ جس پر چلنا ہماری جماعت کا فرض ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ اور موجودہ وقت کو دیکھئے۔

ظاہری اقرار

کے لحاظ سے ہی دونوں زمانوں میں بڑا فرق نظر آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب توحید کی تعلیم پیش کی۔ تو کفار اسے بے وقوفی کی بات خیال کرتے تھے۔ چنانچہ قرآن میں آیا ہے۔ کہ کفار یہ کہتے تھے۔ اس نے تو سب معبودوں کو کوٹ کر ایک بنا دیا ہے گویا سب کو قیمہ کر کے ایک بت بنا دیا تھا۔ وہ قومیں جو اس وقت نہایت مضحکہ خیز اور مجنونانہ حرکتیں کرتی تھیں۔ آج ظاہرہ طور پر اب ان سے انکاری ہیں۔ ہندو کہتے ہیں۔ ہم بت پرست نہیں۔ بت کو سامنے رکھ کر خدا کا تصور کرتے ہیں۔ عیسائی کہتے ہیں۔ خدا کا ظہور بیٹے اور روح القدس کی صورت میں ہوا۔ درحقیقت خدا ایک ہی ہے۔ یہی نہیں۔ بلکہ کہتے ہیں۔ کہ صحیح وحدانیت عیسائیت میں ہی ہے۔ کبھی وہ وقت تھا۔ کہ اقوام عالم کے نزدیک توحید

ایک ناقابل تسلیم مسئلہ

تھا۔ لیکن آج اسے اتنا فروغ حاصل ہو چکا ہے۔ کہ اسے معمولی بات سمجھا جاتا ہے۔ اور ہر قوم مدعی ہے۔ کہ ہم نے ہی دراصل توحید کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ پھر تمدن میں اس ظاہری اقرار کو دیکھئے حضور سرور کائنات سے پہلے عورتوں کو کہیں مساوی حقوق حاصل

٭ برادر مکرم چودہری عبد الرشید صاحب تبسم نے یہ خطبہ قلم بند کر کے ارسال کیا:۔

نہیں تھے۔ اور اگر عورت کو کچھ حقوق حاصل تھے بھی۔ تو وہ نہایت مضحکہ خیز تھے۔ جیسے مرد عورت کی پوجا۔ وہ مذاہب جن میں یہ باتیں ابھی رائج ہیں۔ وہ اپنے عقائد کو چھپاتے ہیں۔ دوسری قومیں جنہوں نے عورتوں کے حقوق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیکھے وہ کہہ رہی ہیں۔ کہ یہ تو ہمارے عقائد میں داخل تھے۔ میں نے

عیسائی کتابوں میں

پڑھا ہے۔ کہ اسلام میں عورت کی روح تسلیم نہیں کی گئی۔ صرف انجیل ہی ایسی کتاب ہے جس میں عورت کی روح کو تسلیم کیا گیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ قرآن میں خود مسیح ناصری کی والدہ حضرت مریم کی عزت قائم کی گئی ہے۔ ظاہری اقرار کے اعتبار سے عورتوں کا آج اور پہلے کا نقشہ دیکھ لو۔ پہلے مرد عورت کو ستاتا تھا۔ مارتا تھا پیٹتا تھا۔ اور سمجھتا تھا۔ کہ اس کی مار پیٹ جائز ہے۔ آج بھی بدستور سابق مرد عورت کو ستاتا۔ اور پیٹتا ہے۔ یورپ میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ لیکن اب مرد کہتا ہے۔ کہ عورت کو ستانا اور پیٹنا جائز نہیں۔ عمل وہی ہے۔ لیکن ظاہری اقرار یکسر بدل گیا ہے۔ اسلام نے ایسا تغیر پیدا کیا۔ کہ غیروں میں بھی اس تغیر کا ظہور ہو کر رہا۔ صوفیا لولاک لما خلقت الافلاک کثرت سے پڑھا کرتے ہیں۔ اس کا بھی یہی مطلب ہے۔ کہ ایک

نیا آسمان اور نئی زمین

پیدا ہو گئی۔ مگر اس الہام کا یہ مطلب نہیں۔ کہ صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کی۔ بلکہ اوروں سے بھی ایسا ہی ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی نیا آسمان اور نئی زمین بنائی۔

افلاک سے مراد

وہ افلاک ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پیدا ہونے تھے۔ پہلے افلاک کا محور نفسِ ناطقہ تھا۔ مقصود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات تھی۔ لیکن اب آئندہ پیدا ہونے والے افلاک کا محور آپ کی ذات ہے۔ یعنی آئندہ تغیرات کے لئے آپ محور ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رویا دیکھا۔ کہ آپ نے نیا آسمان اور نئی زمین بنائی ہے۔ یعنے دنیا میں تغیر پیدا کر دیا ہے اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ کیا ہم کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ایک نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کر دیں؟ کیا ہمارے نفسوں میں اتنا تغیر پیدا ہو گیا ہے۔ کہ لوگ کہہ اٹھیں۔ کہ یہ تو بالکل بدل گئے۔ انہوں نے نیا آسمان اور نئی زمین بنا ڈالی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

دو قسم کے نشانات

ہیں۔ ایک تو وہ جن کو پورا کرنا خدا کا کام ہے۔ دوسرے وہ جن کے پورا ہونے میں ہمارا بھی دخل ہے۔ ان کے متعلق ہمیں پوری پوری کوشش سے کام لینا چاہیئے۔

کئی علوم ایسے ہوتے ہیں۔ جن کو نبی ہی سمجھ سکتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو۔ تو نبی کی ضرورت ہی کیوں ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تیرہ سو سال بعد کئی ایسی باتیں بتائیں۔ جو پہلے موجود تو تھیں مگر مسلمانوں کو ان کا علم نہیں تھا۔ مثلاً آپ نے بتایا۔ کہ

تمام مذاہب کی بنیاد

صداقت پر ہے۔ وہ پیشوا جن کے لاکھوں اور کروڑوں پیرو ہوں۔ اور ایک طویل عرصہ وہ پیروان سے ہدایت حاصل کرتے رہے ہیں ان کے پاس ضرور صداقت تھی۔ یہ علیحدہ بات ہے۔ کہ بعد میں ان کی اصل تعلیم میں تحریف ہو گئی۔ لیکن اس میں کسی کو کلام نہیں۔ کہ اسکی بنیاد صداقت پر تھی۔ رام۔ کرشن۔ زرتشت۔ بدھ تمام اپنے اپنے زمانہ میں صداقت کے حامل تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے بڑے بڑے بزرگ بھی دوسری قوموں کے بزرگوں کو اگر برا نہیں سمجھتے تھے۔ تو انہیں مشتبہ نگاہوں سے ضرور دیکھتے تھے دوسری قوموں میں سے جو لوگ اپنے بزرگوں کو صحیح رنگ میں مانتے ہیں۔ دوسروں کی نسبت ان کی حالت بہتر ہے۔ ان کی تعلیم پر اگر عمل کیا جائے۔ تو

دنیا پر امن بن جائے

اور ایک نمایاں تبدیلی نظر آئے۔ ایسی تعلیم کب جھوٹی ہو سکتی ہے۔ اس کے برعکس ان کی تعلیم سے اگر بدی پیدا ہو۔ تو ہم کہیں گے۔ کہ وہ شیطان کی تعلیم ہے۔ کیونکہ ان بزرگوں کی تعلیم شیطان کے خلاف تھی۔ وہ شیطان سے بچنے کی تلقین کرتے۔ اور تجاویز بتاتے تھے۔ اگر وہ شیطانی تعلیم کے حامل ہوتے۔ تو شیطان کی مخالفت نہ کرتے۔ کون ایسا بے وقوف ہے۔ جو خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارے؟ ان کے حملے شیطان پر ہوتے تھے۔ بھلا شیطان کب شیطان پر حملہ آور ہو سکتا ہے۔ یہ نکتہ قرآن میں موجود تھا۔ مگر کسی کو اس کا علم نہیں تھا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کرشن ہونے کا دعوے کیا۔ تو مسلمانوں نے آپ پر کفر کے فتوے لگانے شروع کر دیئے مگر آج تمام مسلمان مانتے ہیں۔ کہ تمام مذاہب کی بنیاد صداقت پر ہے

چوبیس سال کے بعد

آج تعلیم یافتہ مسلمانوں کا طبقہ دیگر مذاہب والے دوستوں سے کہتا ہے۔ دیکھو ہمارا مذہب کتنا اچھا ہے۔ کہ آپ کے بزرگوں کو بھی بزرگ کہتا ہے۔ حضرت مسیح ناصری کے متعلق عقیدہ تھا۔ کہ وہ آسمان پر ہیں۔ اس عقیدہ کو بہت اہمیت دی جاتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر اس کی تردید کی۔ یہ صداقت اتنی مقبول ہوئی۔ کہ اب لوگ اس کے متعلق بھی کہتے ہیں۔ کہ یہ عقیدہ تو تھا ہی نہیں۔ سو ظاہری اقرار کے لحاظ سے نیا آسمان اور نئی زمین بن چکی ہے۔ لیکن عملاً بھی تو نیا آسمان اور نئی زمین بنانی چاہیئے۔

آسمان کی پیدائش

میں خدا کا ہاتھ ہے۔ لیکن زمین ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ صرف آسمان کا اچھا ہونا ہمارے لئے کافی نہیں۔ زمین کا اچھا ہونا بھی نہایت ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک مسلمان سو دینار کو ایک گھوڑا لایا۔ ایک اور مسلمان وہی گھوڑا اس نئے مالک سے خریدنے کے لئے آیا۔ گھوڑا اچھا تھا۔ خریدار نے کہا۔ میں اس گھوڑے کی قیمت دو سو دینار پیش کرتا ہوں۔ مالک نے کہا۔ میرے گھوڑے کی قیمت سو دینار ہے۔ میں دو سو دینار کیسے لے سکتا ہوں۔ یہ

کتنا بڑا تغیر

تھا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا۔ کہ آپ سے پہلے جو زمین تھی۔ آپ نے اس کو بدل دیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام بھی زمین کو بدلنے کے لئے تشریف لائے۔ مگر اس مادی زمین کو بدلنے کے لئے نہیں۔ بلکہ

اعمال کی ایک نئی زمین

پیدا کرنا مقصود تھا۔ خدا تعالےٰ نے چاہا۔ کہ وہ ہمارے اعمال کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پھر نیک اور بھلے ہاتھوں سے زمین کو درست کرائے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں مصالحہ دے گئے ہیں۔ اس کو استعمال میں لانا ہمارا کام ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ کیا ہم واقعی یہ کام کر رہے ہیں۔ اگر ہم میں سے کوئی شخص معاملہ کا نہایت صاف ہے۔ اور اس میں امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہاتھ بٹاتا ہے۔ وہ کہہ سکتا ہے۔ کہ

میں نیا ہوں

کیونکہ مجھ میں اور دوسروں میں فرق ہے۔ یہ نشان نئی زمین ہونے کا ثبوت ہوگا۔ ہزارہا افراد ہیں۔ جن میں ایسا تغیر ہوا ہے۔ پنجاب کا ایک مشہور سرغنہ ڈاکو جسے ڈاکو حصہ دینے آیا کرتے تھے۔ اس کے متعلق مجھے دوستوں نے بتایا۔ کہ وہ کہتا ہے۔ میں نے کوئی نشان نہیں دیکھا۔ بلکہ میں خود نشان ہوں۔ حضرت مرزا صاحب نے مجھے بدل دیا ہے اور میرے لئے نئی زمین پیدا کر دی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مومن کے دل کو زمین قرار دیا ہے۔ اگر ہمارا نفس بدل جائے تو اس رویا پر اعتراض کرنے والوں سے ہم کہہ سکتے ہیں۔ دیکھو ہمارا آسمان اور ہماری زمین بدل گئی ہے۔ کیونکہ ہم خود بدل گئے ہیں۔ اسی طرح محلے والوں سے کہا جا سکتا ہے۔ دیکھو ہم میں سے کون بدلا ہے۔ غرض یہ ہم۔ اس طرح ہر احمدی اپنے ساتھ ایک نیا آسمان اور نئی زمین لئے پھرے۔ تو جہاں کوئی اعتراض کرے۔ فوراً پیش کر دے۔ اعتراض کرنے والا لاجواب ہو جائے گا۔ کیونکہ اعتراض کی اسی وقت تک گنجائش ہے۔ جب تک کہ ہماری جماعت اس کی طرف توجہ نہیں کرتی۔ رویا میں استعارہ اور تشبیہ سے کام لیا گیا ہے۔ اس سے جو فائدہ حاصل ہوا ہے۔ اس کے مقابلہ میں اعتراض کی کچھ وقعت نہیں چونکہ نقصان کی نسبت فائدہ زیادہ تھا۔ اس لئے خداوند تعالےٰ نے پرواہ نہ کی۔ کہ مخالفین اعتراض کریں گے۔ اس طرح سے ایک نئی زمین پیدا ہو گئی ؂

گوشوارہ آمد و خرچ صیغہ جات

صدر انجمن احمدیہ قادیان

بابت ماہ اکتوبر ۳۳ء

تفصیل آمد

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم آمد	کیفیت
۱	بیت المال	۷۲۷۹-۱۲-۶	صیغہ جات انجمن
۲	صدقات	۴۹۲-۱۴-۳	"
۳	مقبرہ بہشتی	۹۲۶۰-۱۰-۰	"
۴	تعلیم الاسلام ہائی سکول	۱۹۸۸-۹-۶	"
۵	مدرسہ احمدیہ	۷۱-۴-۰	"
۶	احمدیہ ہوسٹل	۴۵-۰-۰	"
۷	امور عامہ	۱-۴-۰	"
۸	نور ہسپتال	۲۳۶-۹-۰	"
۹	ضیافت	۳۱۷۹-۰-۰	"
۱۰	دعوۃ و تبلیغ	۳۳۱-۴-۳	"
۱۱	تصنیف	۱۲۳۲-۱۴-۳	"
	میزان	۲۴۱۵۱-۱-۹	"
۱۲	بک ڈپو	۱۹۶-۰-۰	صیغہ جات تجارتی
۱۳	طبع و اشاعت	۱۳۹۰-۱۱-۰	"
۱۴	ریویو انگریزی	۸۱-۱۱-۰	"
۱۵	بورڈران ہائی	۹۱۰-۱-۹	"
۱۶	" احمدیہ	۴۳۰-۴-۳	"
۱۷	پراویڈنٹ فنڈ	۲۵۸۹-۵-۹	"
۱۸	جائیداد	۱۱۶۶-۵-۰	"
	میزان	۶۷۶۴-۶-۹	"
۱۹	قرضہ	۱۹۰۰۰-۰-۰	قرضہ
	میزان کل	۴۹۹۱۵-۸-۶	

تفصیل خرچ

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم خرچ	کیفیت
۱	بیت المال	۱۳۳۹-۶-۹	صیغہ جات انجمن
۲	صدقات	۱۹۴۷-۶-۶	"
۳	مقبرہ بہشتی	۱۲۱۱-۱۳-۳	"
۴	تعلیم و تربیت	۹۳۴-۱۱-۹	"
۵	تعلیم الاسلام ہائی سکول	۲۴۶۴-۱۲-۶	"
۶	مدرسہ احمدیہ	۱۹۱۰-۶-۳	"
۷	گرلز سکول	۵۴۸-۰-۹	"
۸	احمدیہ ہوسٹل	۲۱۴-۰-۰	"
۹	امور عامہ	۱۵۲-۷-۰	"
۱۰	نور ہسپتال	۴۹۹-۷-۰	"
۱۱	ضیافت	۴۱۸-۱۳-۰	"
۱۲	دعوۃ و تبلیغ	۶۲۷۲-۱۴-۰	"
۱۳	تعمیر	۳۲۱-۱۱-۹	"
۱۴	خلافت	۷۰۰-۰-۰	"
۱۵	پرائیویٹ سکرٹری	۷۸۸-۹-۰	"
۱۶	نظارت اعلیٰ	۲۰۴۰-۱۱-۶	"
۱۷	دارالافتاء	۳-۱۲-۰	"
۱۸	محاسب	۶۸۸-۵-۹	"
۱۹	تالیف و تصنیف	۱۰۴۳-۹-۳	"
۲۰	جامعہ احمدیہ	۱۱۹۷-۲-۶	"
۲۱	امور خارجیہ	۸۰۰-۱۲-۰	"
	میزان	۲۵۵۰۰-۳-۶	"
۲۲	طبع و اشاعت	۱۳۹۲-۵-۶	صیغہ جات تجارتی
۲۳	ریویو انگریزی	۳۱۴-۰-۰	"
۲۴	بورڈران ہائی	۹۴۳-۸-۹	"
۲۵	بورڈران احمدیہ	۴۲۲-۵-۹	"
۲۶	پراویڈنٹ فنڈ	۷۴۳۰-۹-۹	"
۲۷	جائیداد	۵۷-۸-۰	"
	میزان	۱۰۵۶۰-۵-۹	"
۲۸	واپسی قرضہ	۱۰۶۸۲-۱-۰	واپسی قرضہ
	میزان کل	۴۶۷۴۲-۱۰-۳	

(محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ لاہور کا اجلاس

احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ لاہور کا اجلاس جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مسجد اقصےٰ میں ۲۶ دسمبر ۱۹۳۳ء بروز منگل ۷½ بجے شب منعقد ہوگا۔ جس میں صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امکان نبوت اور حضرت مسیح موعودؑ پر اعتراضات کے جوابات پر مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل و ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم و سکرٹری فیلوشپ تقاریر کریں گے۔ ممبران و دیگر احباب کو اس میں کثرت سے شامل ہونا چاہیئے اور نوجوانوں کی اس انجمن کی۔ جو کہ نظارت دعوت و تبلیغ کے ماتحت تبلیغ کا کام بہت جانفشانی سے کر رہی ہے۔ حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے اس انجمن کے ذریعہ سے اس سال چالیس ہزار ہینڈبل شائع ہوا ہے۔ اور لاہور میں پندرہ جلسے ہوئے جس میں طبقہ کے سامعین شریک ہوئے۔ اور اس کے کام کے متعلق دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ لاہور کے جلسہ کا پروگرام جو ۲۶ دسمبر ۳۳ء بوقت ۷½ بجے شب منعقد ہوگا۔ یہ رکھا گیا ہے

۷-۳۰ سے ۸ تک تلاوت ------

نظم ------

۸ تا ۸-۱۵ رپورٹ .... سکرٹری

۸-۱۵ تا ۸-۴۰ امکان نبوت ... محمد ابراہیم صاحب ناصر

۸-۴۰ تا ۹-۲۵ صداقت مسیح موعودؑ ... مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل

۹-۲۵ تا ۱۰-۱۵ حضرت مسیح موعودؑ پر اعتراضات کے جواب۔ ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے گجراتی

۱۰-۱۵ تا ۱۰-۳۰۔ سورۂ فاتحہ کے چند نکات (زبان انگریزی) الحاج سیٹھ علی محمد صاحب ایم۔ اے (ڈاڈمبرا) سکندر آباد

تمام احمدی احباب کی خدمت میں عموماً اور ممبران فیلوشپ کی خدمت میں خصوصاً درخواست شمولیت ہے۔

برقِ احمدیت

یہ نئی اور محققانہ تصنیف لال حسین مرتد کی کتاب ترک مرزائیت کے جواب میں لکھوائی گئی ہے۔ اس میں مرتد کے ان تمام اعتراضات کا مفصل مدلل اور قرار واقعی جواب دیا گیا ہے۔ جو عام طور پر غیر احمدی علماء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر کیا کرتے ہیں۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر غیر احمدیوں میں تقسیم کریں۔ تاکہ انہیں معلوم ہو۔ کہ مخالفین کے اعتراضات کس قدر غلط بے بنیاد اور واہی تباہی ہوتے ہیں۔ اس کا حجم بڑی تقطیع کے دو سو صفحات سے کچھ زیادہ ہوگا۔ کاغذ سفید لکھائی عمدہ چھپوائی بہتر ہونے پر بھی قیمت صرف ۸؍ رکھی گئی ہے تاکہ دوست آسانی اور سہولت کیساتھ اس کی اشاعت کر سکیں۔ جو دوست کسی مجبوری کے باعث جلسہ سالانہ پر تشریف نہ لا سکیں۔ وہ جلسہ پر آنے والے اصحاب کی معرفت منگوالیں تاکہ انہیں محصول ڈاک کی بچت ہو جائے۔ اگر جماعتیں مجموعی حیثیت میں اسکا آرڈر دیں۔ تو انہیں ہماری روپیہ مزید رعایت کردی جائیگی۔ امید ہے کہ دوست اس اعلان کو دیکھتے ہی اپنے اپنے ہاں کے سکرٹری جماعت یا امیر کو لکھا دیں گے۔ کہ انہیں اسکی کتنی جلدیں درکار ہیں۔ تاکہ یکجائی طور پر منگوانے یا خریدنے سے انہیں مقررہ قیمت سے بھی کم قیمت پر مل سکے۔ چونکہ یہ تھوڑی تعداد میں چھپ رہی ہے۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس کے خریدنے میں عجلت سے کام لیں۔ تاکہ انہیں یہ مفید اور تبلیغ کے لئے از بس ضروری اور بیش [illegible] (ناظر تالیف و تصنیف قادیان)

افغانستان کی خونی داستان ماضی

بنگر اے قوم نشانہائے خداوند قدیر
چشم بکشا کہ بہ چشم نشانیست کبیر

(۱)

افغانستان جس کا ہندوستان کے ساتھ چولی دامن کا ساتھ رہا ہے۔ اس کی سرزمین آئے دن انسانی خون سے لالہ زار بنی رہتی ہے۔ اور اگر اس کی دو سو سال کی تاریخ پر غور کریں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس بدقسمت ملک کو کبھی چین کی زندگی نصیب نہیں ہوئی۔ آئے دن کے انقلابات اور کشت و خون سے ملک کی اقتصادی اور ملکی ترقی پر بھی نہایت بُرا اثر پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ افغانستان کا شمار دنیا کے چوتھے درجے کے ممالک میں ہوتا ہے۔ اور مہذب ممالک میں اس کی وہ عظمت نہیں۔ جو دوسرے ممالک کو حاصل ہے۔

بارک زئی خاندان

مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی پچھلے دو سو سال کی تاریخ پر ایک اجمالی نظر ڈالی جائے۔ اور خاص کر بارک زئی خاندان کے افراد کا حصہ جو افغانستان کی تباہی میں نمایاں نظر آتا ہے۔ اسے پبلک کے سامنے لایا جائے۔ کیونکہ اس خاندان نے خدا کے پیاروں کا خون بہا کر بہت بڑے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ آئندہ کیا واقعات پیش آنے والے ہیں۔ اور ان بے گناہوں کا خون کیا رنگ لانے والا ہے۔

افغانستان اور ہندوستان

سلاطین مغلیہ کے زمانہ میں افغانستان ہندوستان کا ایسا ہی صوبہ تھا۔ جیسے بنگال یا دکن۔ اور بابر سے لے کر محمد شاہ کے زمانہ تک مغلوں کی عظمت و جبروت کے سامنے افغانوں کو کبھی دم مارنے کی جرات نہ ہوئی۔ لیکن ۱۷۳۹ء میں نادر شاہ شاہ ایران نے افغانوں کی بغاوت کو فرو کرنے کے بہانے سے جب ہندوستان پر یورش کی۔ اور یہاں سے علاوہ بیش بہا مال غنیمت کے تخت طاؤس بھی لے گیا۔ تو ملکی رنگ میں افغانستان کا صوبہ سلطنت مغلیہ سے جدا ہو کر سلطنت ایران میں شامل ہو گیا۔ یہ انتظام مشکل سے دس سال قائم رہا ہو گا۔ کہ ۱۷۴۷ء میں نادر شاہ کی وفات کے بعد ایران کے تمام وہ علاقے جن میں افغانوں کی آبادی تھی۔ نادر شاہ کے وزیر خانہ احمد شاہ ابدالی کے قبضے میں آئے۔ جو افغانوں کے درانی قبیلے سے تعلق رکھتا تھا۔ گویا ۱۷۴۷ء سے افغانستان کی مستقل حکومت کا آغاز ہوتا ہے۔

احمد شاہ نے تخت پر بیٹھتے ہی اپنی سلطنت کو وسیع کرنا شروع کیا۔ اور اس وقت ہندوستان کی مالدار مگر کمزور سلطنت سے بڑھ کر اور کون اچھا ملک فتح کے لئے موزوں ہو سکتا تھا۔

اس لئے احمد شاہ نے اپنے ہم نام احمد شاہ بادشاہ دہلی پر حملہ کیا۔ اور پنجاب کا علاقہ سرہند سے لے کر پشاور اور کشمیر سے لے کر سندھ تک سلطنت افغانیہ میں شامل کر لیا۔ قندہار اور ہرات بھی اس کی وسیع سلطنت میں شامل ہو گئے۔ تقریباً پچاس سال تک افغانوں کی حکومت پنجاب میں رہی۔ لیکن اس عرصہ میں سکھوں کے فتنہ و فساد اور آئے دن کی بغاوتوں نے جہاں پنجاب کے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا تھا۔ وہاں احمد شاہ اور اس کے جانشینوں کو بھی چین سے حکومت نہ کرنے دی۔ یہاں تک کہ ۱۸۰۰ء میں پنجاب میں سکھوں کی باقاعدہ حکومت قائم ہو گئی۔ اور مہاراجہ رنجیت سنگھ نے سکھوں کی بارہ مثلوں کو ایک ایک کر کے فتح کر لیا۔ پنجاب جب افغانوں کے قبضہ سے نکل گیا۔ تو افغانستان کی تاریخ اپنے ہی ملک کی چار دیواری کے اندر محدود ہو کر رہ گئی۔

درانی خاندان کی تاریخ

زمان شاہ احمد شاہ ابدالی کے پوتے نے سرفراز خاں کو جو بارک زئی قبیلے سے تعلق رکھتا تھا۔ اپنا وزیر بنا لیا۔ لیکن سرفراز خاں نے زمان شاہ کے بھائی محمود شاہ کو تخت پر بٹھانے کی کوشش کی۔ اس سازش کا راز کھل گیا۔ اور زمان شاہ نے سرفراز خاں کو زیر کو قتل کرا دیا۔ ادھر سرفراز خاں کے بیٹے فتح خاں نے شاہ محمود سے سازش کر کے زمان شاہ کو گرفتار کر لیا۔ اور اس کی آنکھیں نکلوا دیں۔ اب محمود شاہ تخت کابل پر بیٹھا۔ لیکن چند ہی روز میں اس کی بدعنوانیوں سے تنگ آ کر فتح خاں نے شاہ محمود کے بھائی شاہ شجاع کو افغانستان کے تخت پر بٹھا دیا۔ اور شاہ شجاع نے اپنے اسیر بھائی سے نرمی اور محبت کا سلوک کیا۔ لیکن بھائی نے دوبارہ فتح خان وزیر کی مدد سے شاہ شجاع کو تخت سے علیحدہ کر دیا۔ اب فتح خان وزیر بادشاہ گر بن گیا۔ جس کو چاہتا تخت پر بٹھا دیتا۔ اور جسے چاہتا اتار دیتا۔ اس نے اپنے بھائیوں کو پشاور، کشمیر اور کابل کا حاکم بنا دیا۔ اور اس طرح سلطنت کا مالک و مختار بن بیٹھا۔ لیکن شاہ محمود کے بیٹے شہزادہ کامران نے موقع پا کر فتح خان وزیر کو اندھا کر دیا۔ اور چند روز کے بعد قتل کر دیا۔ ادھر دوست محمد خاں نے جو فتح خان وزیر کا بیٹا تھا۔ محمود شاہ اور اس کے بیٹے کو قتل کرا دیا اور شاہ شجاع کو افغانستان سے نکال دیا۔ اس نے بھاگ کر ہندوستان میں انگریزوں کے پاس پناہ لی۔ اور لدھیانہ میں رہنے لگا۔ جہاں اس کی اولاد اب تک باقی ہے اور شہزادگان کے نام سے موسوم ہے۔ اب دوست محمد خاں افغانستان کا بادشاہ بن گیا۔ شاہ درانی کے خاندان کا خاتمہ ہو گیا۔ اور جو وزیر تھے۔ وہ بادشاہ بن بیٹھے۔

خاندان دوست محمد خاں کی حکومت

خدا کی قدرت دوست محمد خان تقریباً ساٹھ سال تک امن و امان سے حکومت کرتا رہا۔ لیکن اس کی آنکھیں بند ہوتے ہی اس کے بیٹوں میں تخت کے لئے لڑائی جھگڑے شروع ہو گئے اور پھر کابل میں انسانی خون کی ارزانی ہونے لگی۔ پانچ سال کی جدوجہد کے بعد دوست محمد خاں کا بیٹا شیر علی خاں افغانستان کا امیر بنا۔ ۱۸۷۰ء میں افغانستان میں تخت کے لئے پھر جھگڑا شروع ہو گیا۔ سرداران ایوب خاں اور یعقوب خاں ہندوستان میں نظر بند کر دیئے گئے۔ اور انگریزوں نے دوست محمد خاں کے پوتے عبدالرحمٰن خان کو تخت پر بٹھایا۔ جس نے ۱۹۰۱ء تک حکومت کی۔ امیر عبدالرحمٰن خاں کی پالیسی یہ تھی۔ کہ انگریزوں سے دوستانہ تعلقات رکھے جائیں۔ اور روسیوں کی دوستی سے اجتناب کیا جائے۔ اس کے بیس سالہ عہد حکومت میں ملکی لحاظ سے امن و امان رہا۔ امیر کی داخلی پالیسی افغانستان میں مادی ترقی کے خلاف تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس ملک میں کوئی ریل یا تار نہیں بن سکی۔ امیر عبدالرحمٰن خاں پرانے خیالات کا دلدادہ تھا۔ اسی لئے بیرونی ممالک کے ساتھ تعلقات قائم کرنے سے پرہیز کرتا رہا۔ اور نہ انگریز پسند کرتے تھے۔ کہ افغانستان دوسرے ممالک کے ساتھ رابطۂ اتحاد قائم کرے۔ گویا کہا جا سکتا ہے کہ افغانستان کی خارجی پالیسی حکومت ہند کے زیر اثر تھی۔ لیکن اندرونی معاملات میں امیر خود مختار تھا۔ اور رعایا کی جان و مال کا مالک تھا۔

افغانستان اور مذہب

افغانستان مذہب کے لحاظ سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد رہا ہے۔ اور علما افغانستان کا دخل ملکی معاملات میں حد سے زیادہ چلا آیا ہے۔ امیران افغانستان کا دعوٰی ہے کہ وہ شریعت اسلامی کے پابند چلے آتے ہیں۔ اور مذہبی معاملات خصوصاً شرع کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں۔ افغانستان میں عام جہالت اور تعلیم کی کمی کی وجہ سے روشن خیالی کا نام و نشان نہیں۔ اور علماء زمانہ تو پہلے ہی تاریکی کے گڑھے میں گرے ہوئے ہیں۔ مذہبی معاملات میں وسعت خیالی ان کے وہم و گمان میں بھی کبھی نہیں آئی۔ اس لئے علماء افغانستان کی حالت ایسی ہی ابتر ہے۔ جیسی کہ عیسائی علماء کی قرون وسطیٰ میں تھی۔ افغانستان میں کسی مذہبی تحریک کا پھیلنا اور فروغ پانا جہاں جہالت اپنے کمال کو پہنچی ہوئی ہو۔ ظاہری طور پر ناممکنات سے نظر آتا ہے۔ تاہم خدائی سلسلے جب دنیا میں قائم ہوتے ہیں تو کوئی سنگلاخ زمین ان کو روک نہیں سکتی۔ اور کوئی دنیاوی طاقت ان کو دبا نہیں سکتی۔ وہ اندر ہی اندر بجلی کی طرح پھیلتے چلے جاتے ہیں۔ اور آخر ایک وقت آتا ہے کہ تمام ملک کے دلوں کو مسخر کر لیتے ہیں۔

اٹاوہ میں عظیم الشان مناظرہ

اٹاوہ کے اہلحدیثوں کو پارسال مناظرہ سے فرار کی وجہ سے سخت شرمندگی اور خجالت ہوئی تھی۔ اس لئے اس مرتبہ انہوں نے اپنے جلسہ منعقدہ ۴-۵-۶ نومبر ۱۹۳۳ء میں اپنے علماء کو مناظرہ کے لئے تیار کرنے کی انتہائی کوشش کی۔ مگر جماعت احمدیہ سے اپنی اس کوشش کو پوشیدہ رکھا۔ چنانچہ اشتہارات جلسہ جو پہلے ایام جلسہ سے ۱۵-۲۰ یوم قبل چسپاں ہو جایا کرتے تھے۔ اس سال صرف ۳ یوم پیشتر چسپاں کئے گئے۔ مگر جماعت احمدیہ نے مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی مولوی فاضل کو دہلی سے مناظرہ کے لئے بلا لیا۔ مناظرہ تین مسائل پر قرار پایا۔ (۱) حیات عیسےٰ علیہ السلام (۲) اجرار نبوت (۳) صداقت مسیح موعود علیہ السلام۔ مسئلہ حیات عیسےٰ علیہ السلام میں مدعی اہلحدیث اور بقیہ ہر دو مسائل میں مدعی جماعت احمدیہ تھی۔ ہر سہ مناظروں کے صدر منجانب اہلحدیث مولوی ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی اور جماعت احمدیہ کی جانب سے مولوی سید صادق حسین صاحب مقرر ہوئے۔ اہلحدیث نے مسئلہ حیات عیسےٰ علیہ السلام میں مولوی محمد یوسف صاحب امرتسری کو مناظر پیش کیا۔ مگر پھر اپنے مناظر کی کمزوری دیکھ کر دوسرے مسئلہ اجرار نبوت میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو پیش کیا۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب بھی تیسرے مناظرے سے قبل ہی نوعمر احمدی مبلغ سے عاجز آکر امرتسر روانہ ہوگئے۔ اہلحدیث مجبوراً پھر مولوی محمد یوسف صاحب کو ہی تیسرے مسئلہ میں پیش کیا۔ احمدی مناظر کے مقابل میں اہلحدیث کے ہر دو مناظر صاحبان کا جس طرح مونہہ بند ہوا اور اس کا اثر جو اٹاوہ کی منصف مزاج پبلک پر ہے اس کا اس مختصر سی رپورٹ میں تحریر میں لانا غیر ممکن ہے۔ خود اہلحدیث کے منصف مزاج افراد پر جو اثر ہے۔ وہ عہدہ داران انجمن اہلحدیث کو خود ہی محسوس ہوا ہے۔ غیر متعصب اور منصف مزاج افراد اہلحدیث وحنفی اور غیر مسلم صاحبان نے اہلحدیث کی شکست کا اظہار کر دیا۔

احمدی مناظر کی پیشکردہ آیت انی متوفیک کے معنی محمد یوسف صاحب امرتسری مناظر اہلحدیث نے وفات کے تسلیم کر لئے۔ نیز حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ساتھ ساتھ ان کی والدہ حضرت مریم صدیقہ کو وقت نزول قرآن پاک زندہ تسلیم کیا۔ تیسرے حنفی صاحبان کے چند اشخاص کے شوروغل پر مولوی ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی صدر مناظرہ جماعت اہلحدیث نے ان کو یہ کہتے ہوئے شوروغل سے باز رہنے کے لئے روکا۔ کہ اگر مناظرہ آپ صاحبان کے خلاف منشاء ہو رہا ہے۔ تو اس کے بعد آپ خود احمدیوں سے مناظرہ کریں۔

مناظرہ نہایت متانت اور خیروخوبی سے ختم ہوا۔ جس پر جناب مولوی ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی صدر کا بعد اختتام مناظرہ ہمارے مولوی محمد نذیر صاحب مناظر نے شکریہ ادا کیا۔ جماعت احمدیہ اٹاوہ بھی ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔

یہ واقعہ بھی تحریر میں لانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اہلحدیث نے اس بات کی بھی کوشش کی تھی۔ کہ بعد اختتام مناظرہ مصنوعی احمدی تیار کرکے احمدیت سے تائب ہونے کا اعلان کرایا جائے۔ چنانچہ ایک شخص جو خانگی معاملات کی وجہ سے بلا وجہ ہم لوگوں سے دشمنی رکھتا ہے۔ اس نے ایسے موقعہ پر اس قسم کے اعلان کا اہلحدیث سے وعدہ کیا ہوا تھا۔ مگر اب اس نے از خود ظاہر کیا۔ کہ احمدی مناظر کے پیشکردہ دلائل پر اہلحدیث کی جانب سے جوابات نہ دیئے جانے پر جو اثر پبلک پر ہوا تھا۔ اور جو مجھ پر ہوا تھا۔ اس کے سبب مجھ کو اس قسم کے اعلان کی جرأت نہ ہوئی۔

جناب محمد صدیق صاحب احمدی سوداگر پارچہ حال مقیم حیدرآباد دکن جن کے زیادہ تر رشتہ دار اہلحدیث ہیں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ اٹاوہ کو اس موقعہ پر بہت کچھ مالی امداد دی۔ جماعت ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔

ذیل میں ان غیر احمدیوں کے نام درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے مناظرہ کو سنا۔ اور یہ رائے دی۔ کہ احمدی مناظر کے دلائل کا جواب اہلحدیث مناظر نہ دے سکے۔ اور اپنے دستخط ثبت کئے۔

جناب منشی سراج الحسن صاحب پنشنر ہیڈ کانسٹیبل (حنفی)، جناب نفیر خان صاحب (حنفی)، جناب لالہ کامتا پرشاد صاحب (سناتن دھرم) جناب رام آسرے صاحب (کوری چھتری)، جناب نور محمد صاحب (حنفی)، جناب کنھیا لال صاحب (سناتن دھرمی)، جناب منشی نذیر حسین صاحب (حنفی)، جناب حمید خان صاحب (حنفی)، جناب سیتارام صاحب (سناتن دھرمی)، جناب رامچند صاحب شرما۔ جناب سالگرام صاحب۔ جناب منیر بیگ صاحب (حنفی)، جناب گنگا دین صاحب بنیم۔ جناب عبدالحفیظ صاحب (حنفی)، جناب ہنومان صاحب سناتن دھرمی۔ جناب عزیز احمد صاحب (حنفی)، جناب ناتھو رام صاحب

(خاکسار سید رضا حسین سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ اٹاوہ)

لدھیانہ میں ایک نومسلم کی خودکشی

عبدالرحمٰن نومسلم ساکن محلہ صوفیاں لدھیانہ بروز اتوار مورخہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۳۳ء اچانک فوت ہوگیا۔ متوفی ایک غریب نوجوان نومسلم تھا۔ جو عرصہ دو سال سے لدھیانہ میں مقیم تھا۔ اور بجلی (کے کام) میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ اس کی موت کے متعلق مختلف قسم کے بیانات معلوم ہوتے ہیں ایک بیان یہ ہے کہ اس نے خودکشی کی دوسرا بیان یہ ہے کہ کسی کشتہ کے استعمال کی وجہ سے موت واقع ہوئی۔ بہرکیف اسکی افسوسناک موت ہوئی خواہ کسی طریق سے ہوئی۔ اسمیں شک نہیں۔ کہ وہ تنگدستی کے باعث کبیدہ خاطر رہتا تھا۔ مرکزی اور مقامی جماعت احمدیہ جو کچھ ہمدردی کرسکتی تھی۔ اس سے کرتی رہی۔ رہائش۔ خوراک کے علاوہ وفات کے وقت بھی جس ٹیوشن پر وہ تھا۔ وہ احمدی گھر اور احمدی کی کوشش کا ہی نتیجہ تھی رہا اسکی فیس کا معاملہ جسکی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ کہ اس نے خودکشی کی۔ آج کل مالی پریشانیاں ہر اوسط درجہ والے کو حیران کر رہی ہیں۔ لیکن اس کے لئے بھی مرکز سے خط وکتابت جاری تھی۔ اور باحیثیت لوگوں کو تحریک کی جا رہی تھی۔

ایک احمدی مدرس سے بے انصافی

ہماری جماعت کے نہایت مخلص اور حضرت مسیح موعودؑ کے جلیل القدر صحابی قاضی خواجہ علی صاحب مرحوم کے پوتے محمد شریف صاحب جو اسلامیہ ہائی سکول لدھیانہ کی شاخ علے کے انچارج تھے۔ اور عرصہ قریباً تین سال سے قابلیت اور محنت سے کام کر رہے تھے۔ ان کے خلاف چند متعصب لوگوں نے بوجہ احمدیت پروپیگنڈا کیا۔ اور انجمن کے تحریری ریزولیوشن کے مطابق ان کو ۱۰ر دسمبر ۱۹۳۳ء سے نوٹس برطرفی کا مل گیا غیر احمدی سنجیدہ اشخاص اس بے انصافی پر حیران ہیں۔ عیسائی ہندو ماسٹروں کے خلاف ان لوگوں کی غیرت نہیں بھڑکتی۔ اگر بھڑکتی بھی ہے۔ تو غریب احمدیوں پر ذمہ دار کارکن بھی اس کارروائی پر افسوس کر رہے ہیں۔ (نامہ نگار)

بنگال میں ایک دل آزار کتاب کی اشاعت

۱۰ر نومبر جماعتہائے احمدیہ شملہ ودہلی کے جنرل اجلاس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس کئے گئے۔ (۱) ہمیں یہ معلوم کرکے بعید صدمہ ہوا۔ کہ کلکتہ یونیورسٹی ٹیکسٹ بک کمیٹی نے ایک کتاب مسمیٰ Progressive English lessons صوبہ بنگال کے ہائی سکولوں کی ... کلاسز کے لئے منظور کی ہے۔ جو دو بنگالی ہندو ہیڈ ماسٹروں کی تالیف کردہ ہے۔ اور جس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات درج کرتے ہوئے نہایت ہی لغو اور بے بنیاد باتیں آپکی طرف منسوب کی گئی ہیں۔ ہم انتہائی رنج وافسوس کا اظہار کرتے ہوئے گورنمنٹ سے پرزور درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اس کتاب کو ضبط کرے۔ اور ٹیکسٹ بک کمیٹی کو تنبیہ کرے۔ کہ وہ آئندہ کتابیں منظور کرتے وقت احتیاط سے کام لے (۲) بالاتفاق پاس ہوا۔ کہ مندرجہ بالا ریزولیوشن کی نقل بحضور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہز ایکسیلنسی دی وائسرائے ہند۔ گورنمنٹ بنگال۔ کلکتہ یونیورسٹی ٹیکسٹ بک کمیٹی اور اخبارات کو بھیجی جائیں۔ (نامہ نگار)

مبلغ جماعت احمدیہ سندھ پر حملہ

امام جامع مسجد میرپور خاص کے پاس برائے تبلیغ ہمارے مبلغ مولوی محمد صالح صاحب گئے۔ اور انہیں اثنار ملاقات میں براہین احمدیہ چہار حصص و چند دیگر کتب دکھائیں۔ ان کتابوں کو دیکھتے ہی امام صاحب نے مع طلبا۔ احمدی مبلغ پر حملہ کر دیا۔ کتابیں زمین پر پھینک دیں۔ اور مولوی صاحب کو زدوکوب کرنے لگ گئے۔ ہمارے مبلغ صاحب نے نہایت حوصلہ اور صبر سے اس حملہ کو برداشت کیا

ایک نئی معرکۃ الآرا کتاب

ویدشاستر اور اچھوت ادہار

یہ اسی اچھوت ادہار سیریز کا تیسرا نمبر ہے۔ جس کے پہلے دو حصوں کے ۳۲ سو نسخے ایک دو ہفتوں میں ہی فروخت ہو گئے تھے۔ اس حصہ میں ویدوں شاستروں۔ سوامی دیانند اور ان کے متبعین کی تحریروں سے تقریباً ساڑھے تین سو حوالے ایسے جمع کر دئے ہیں جو بزبان حال پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ ہندوؤں کے لئے اچھوتوں کے ساتھ کھانا۔ پینا۔ چلنا۔ پھرنا۔ بولنا یا دیگر تعلقات قائم کرنا کبھی اور کسی حال میں بھی جائز نہیں۔ اس کتاب کا مطالعہ پڑھنے والوں کو بتلائیگا۔ کہ آج جو ہندو محض اپنی سیاسی قوت بڑھانے کے لئے اچھوتوں کو ہندو بتا رہے ہیں وہ ہندو دہرم اور سماجی سلمات کی رو سے قطعاً ہندو نہیں ہیں چونکہ ان دنوں اچھوت ادہار کے متعلق ملک میں کافی دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ اس لئے اگر احباب جماعت اس کتاب کو عام مسلمانوں اور اچھوتوں میں تقسیم کریں تو نہایت شاندار نتائج برآمد ہو سکتے ہیں چونکہ اس کی اشاعت سے غرض تجارت نہیں بلکہ اشاعت اسلام ہے۔ اس لئے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ دوست آسانی کے ساتھ اس کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر مستحقین میں تقسیم کر سکیں۔ حجم ۱۰۰ صفحہ قیمت ۳ فی نسخہ مگر سو کے خریداروں سے ساڑھے بارہ روپے لئے جائیں گے۔ یہ کتاب کیسی ہے اور کہاں تک مفید ہے۔ اس کے لئے ذیل کا ریویو ملاحظہ ہو۔:

جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ایڈیٹر ریویو و مصباح۔ قادیان } "یہ اچھوت ادہار سیریز کا نمبر ۳ ہے جو ملک فضل حسین صاحب مینجر بکڈپو قادیان کے وسیع معلومات کا ذخیرہ ہندوستان کی تمام قوموں کے سامنے پیش کر رہا ہے۔ اس میں ویدوں شاستروں سوامی دیانند اور ان کے متبعین کی تحریروں سے تقریباً ساڑھے تین سو حوالجات جمع کئے گئے ہیں۔ جو اس امر کا بین ثبوت ہیں کہ سناتنی و آریہ سماجی سلمات کی رو سے اچھوت ہندوؤں میں رہ کر مساوی حقوق کسی صورت میں حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ ۲۹۸ حوالے مختلف سرخیوں کے ہیں جن کو پڑھ کر انسان کا دل کانپ جاتا ہے کہ یہ ہندو کس قدر ذلیل سلوک اچھوتوں سے کرنا اپنا مذہبی فرض سمجھتے ہیں۔ ایسا سلوک تو ایک جانور سے بھی نہیں کیا جا سکتا۔ چہ جائیکہ انسان سے۔ اس کے بعد بعض مشہور اور ممتاز ہندو بزرگوں کے افعال و اقوال درج ہیں۔ جو ان بے چارے اچھوت کہلانے والوں پر جور و ستم۔ ذلت و رسوائی عائد کرنے کی تاکید کرتے ہیں۔ اخیر میں بانی آریہ سماج کے اچھوت ادہار کی حقیقت کھول کر رکھدی ہے کہ دراصل وہ بھی اپنے اسلاف سے الگ مسلک نہیں رکھتے۔ بلکہ من وجہ زیادہ سختی حکمت عملی سے کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ اچھوت ان کے لئے آلہ کار تو بنے رہیں۔ مگر حقوق حاصل نہ کر سکیں۔ اس رسالہ میں ملک صاحب موصوف نے جہاں بنی نوع انسان کی بہترین خدمت ادا کی ہے۔ وہاں ستاتنیوں کے لئے بھی بہت مفید کار آمد رسالہ جمع کر دیا ہے۔ تاکہ وہ اس کے ذریعہ آریہ سماجیوں پر اتمام حجت کر سکیں۔ جو ہمیشہ ان کے منہ آتے رہتے ہیں۔ اور شودروں سے اس بدسلوکی کا تمام تر ذمہ دار ان کو ٹھہراتے ہیں۔

اس لئے یہ رسالہ نہ صرف تمام کلمہ گو اہل اسلام کو بلکہ سناتن دہرم والوں کو بھی منگوا کر اپنے معلومات میں اضافہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ مفت تقسیم کر کے اس کے مفاد کو عام کر دیں۔:

خواتین کو بالخصوص اس رسالہ کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ہندوؤں میں **عورتوں** کو بہت ہی ادنیٰ درجہ دیا گیا ہے۔ جو اس کتاب میں درج شدہ حوالجات سے معلوم ہو جاتا ہے۔

قیمت فی نسخہ ۳ سو خریدنے والوں سے ۲ فی نسخہ۔ **نوٹ**:۔ اس کا پہلا اور دوسرا حصہ جو پہلی دفعہ چھپتے ہی فروخت ہو گئے تھے۔ اب دوبارہ چھپوائے گئے ہیں۔ وہ بھی اسی نرخ قیمت سے مل سکتے ہیں۔ منگوائیے خود بھی پڑھیے اور دوسروں کو بھی پڑھوائیے۔

ملنے کا پتہ:۔ **بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان**

عید کے تحفے

عید تک نصف قیمت پر خریدیں یہ موقع ہرگز نہ ملیگا نیز اگر مال اصلی خالص ریشمی نہ ہو۔ تو بذریعہ دفتر اخبار ہمیں واپس کر دو۔

	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
اصلی خالص ریشمی مشہدی لنگی درجہ خاص	دس روپیہ	پانچ روپیہ
اصلی خالص ریشمی مشہدی لنگی درجہ اول	آٹھ روپے	چار روپیہ
امیرانہ ریشمی سلکی مشہدی لنگی یا صافہ درجہ اول	پانچ روپیہ	اڑھائی روپیہ
چینی سوتی پشاوری لنگی درجہ خاص	چار روپیہ	دو روپیہ
کلاہ مخملی تلہ دار پشاوری فیشن درجہ اول	دو روپیہ	ایک روپیہ
کلاہ مخملی تلہ قنارہ پشاوری فیشن درجہ خاص	چار روپیہ	دو روپیہ
امیرانہ بستر شاتو لیہ پھولدار ۳ گز × $1\frac{1}{2}$ گز	پانچ روپیہ	ایک روپیہ

چھ اشیاء کے خریدار کو ایک چیز مفت انعام میں دی جائے گی۔

ملنے کا پتہ:۔ **علی برادر اینڈ کمپنی سوداگران لنگی ٹیکہ لدھیانہ (انڈیا)**

سردیوں میں صبح دم حمام گرم

بزرگان ملت! آپ کے خادم نے جلسہ سالانہ پر روشنی۔ حجامت۔ غسل کے لئے۔ گرم پانی کا تسلی بخش انتظام کیا ہے۔ جس وقت چاہیں منیر بلڈنگ۔ فیض عام میڈیکل ہال کے پاس دوکان پر تشریف لا کر سرفراز فرمائیں۔ خادم:۔ **عبد اللہ باربر۔ قادیان**

شہد کی مکھی

گرمیوں میں شہد جمع کرتی ہے اور سردیوں میں کھاتی ہے۔ آپ بھی سردیوں کے ایام میں **مفرح حیات** کھا کر اپنی طاقت کے ذخیرہ میں اضافہ کر کے سارا سال بےفکری سے خرچ کیجیئے! مفرح حیات علاوہ ازیں ہی فرحت و مسرت لاتی ہے۔ اعصاب اور دماغ کو مضبوط بناتی ہے۔ عام جسمانی کمزوری دور کر کے خون پیدا کرتی ہے۔ مرد و عورتوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ قیمت ۲ روپے۔ علاوہ محصولڈاک۔

پتہ:۔ **دواخانہ مفرح حیات محلہ دار البرکات قادیان**

رشتہ مطلوب ہے

ایک نارمل پاس نوجوان احمدی مدرس قوم جاٹ ملازم ڈسٹرکٹ بورڈ گجرات کیلئے رشتہ درکار ہے خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ خاکسار:۔ چوہدری فضل احمد اے۔ ڈی۔ آئی مدارس گجرات

فن خیاطی پر بہترین تصنیف

جس کو ایک احمدی نے احمدیوں کے لئے تیار کیا ہے۔ فن خیاطی پر ایک کتاب لکھی گئی ہے۔ جس کا نام مجموعہ حیات خیاطاں ہے۔ جس کو پڑھ کر ہر ایک شخص فن خیاطی کی حقیقت کو پا سکتا ہے اور اس کتاب کا ہر ایک گھر میں ہونا بہت ہی مفید ہوگا۔ اس کتاب سے نہ صرف درزی ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بلکہ ہر عام و خاص کے لئے بھی مفید ہے۔ قیمت دو روپیہ۔ اس کتاب کا مرتب انگلستان میں ماسٹر کٹر ہو کر کئی سال کامیابی سے کام کر چکا ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ **کے۔ ڈین ۱۲ مال روڈ۔ لاہور**

Digitized by Khilafat Library Rabwah
دشمن بھاگ گیا
ویسے تو ہر ایک بیماری دشمن ہے مگر آنکھوں کی بیماری سے بڑھ کر اور کوئی خطرناک دشمن نہیں۔ کیونکہ بغیر آنکھوں کے دنیا اندھیر ہے
موتی سرمہ رجسٹرڈ
اکسیر ہے
مسلّمہ طور پر جملہ امراض چشم کے لئے
کیونکہ امراض چشم اس سرمہ سے اسطرح بھاگتے ہیں جسطرح روشنی سے اندھیرا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے خاندان ذی الاحترام میں یہی سرمہ مقبول ہے
کیونکہ
حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ
تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے
آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی
کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ دماغ میں بوجھ
رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی
آپ کا سرمہ استعمال کیا مجھے یقینی
طور پر فائدہ ہوا"
حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ
کے صاحبزادگان تحریر فرماتے ہیں کہ:-
"پچھلے دنوں عزیز عبد الباسط کو آشوب چشم اور ککروں کی بہت تکلیف
تھی۔ اس سے قبل اور بھی کئی ادویہ استعمال کی گئیں اور کوئی فائدہ نہ ہوا۔
مگر آپ کا تیار کردہ موتی سرمہ بہت مفید اور کامیاب رہا
درحقیقت یہ بہت ہی قابل قدر
چیز ہے"
ایام جلسہ میں
قیمت بھی نصف
کر دی گئی ہے یعنی بجائے دو روپے آٹھ آنے تولہ کے ایک روپیہ چار آنے تولہ لہٰذا آپ
اس سنہری موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیے
غرض ہمیں فخر ہے کہ خاندان مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفۃ المسیح اولؓ میں ہمارا سرمہ استعمال ہوتا ہے۔ اگر کسی اور کو خصوصیت سے دعویٰ ہو۔
تو ہماری طرح ان خاندان کے واجب الاحترام ممبران کے ایسے سارٹیفکیٹ پیش کریں
اس کارخانہ کی جگ شہرہ آفاق ادویہ مثلاً اکسیر البدن۔ اکسیر اکبر۔ رفیق زندگی۔ تریاق اعظم۔ اکسیر معدہ۔ موتی دانت پوڈر۔ قبض کشا گولیاں۔ سانپ چھوٹو گولیاں۔ مجرب مربہ وغیرہ
(جو ستارہ والی مسجد سے جانب جنوب ہے)
ایام جلسہ میں دفتر اخبار نور میں تشریف لا کر
نصف قیمت پر خرید فرمائیے
مغالطہ سے بچو
موتی سرمہ رجسٹرڈ اور ہماری دیگر مشہور و معروف ادویہ خریدتے وقت شیشی کے لیبل پر اچھی طرح دیکھو لو کہ آیا اس پر موتی سرمہ یا دیگر
ادویہ کا نام اور نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ کا نام درج ہے۔ ورنہ بعد میں کارخانہ آپکی شکایت کا ذمہ دار نہ ہو گا!
از ۲۵ دسمبر ۱۹۳۳ء تا یکم جنوری ۱۹۳۴ء باہر سے پوسٹ کئے ہوئے خطوط پر بھی یہ مذکورۃ الصدر مجرب المجرب
ادویہ جو پبلک سے بارہا خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں نصف قیمت پر ہی ملیں گی۔ لہٰذا اس سنہری موقعہ سے نہ صرف
آپ خود ہی فائدہ اٹھائیں۔ بلکہ اپنے دوسرے دوستوں کو بھی شامل کریں۔ ورنہ پھر یہ موقعہ جلد ہاتھ نہ آئے گا
پتہ:- مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نادر شاہ والیٔ افغانستان کے قاتل عبد الخالق اور اس کے رفقاء محمود۔ اسحٰق اور عبد اللہ کے متعلق قونصل جنرل افغانستان متعینہ دہلی کو کابل سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ عدالت خاص نے مقدمہ کی سماعت کے بعد عبد الخالق اور محمود کو سزائے موت اور اسحٰق اور عبد اللہ کو حبس دوام کی سزا کا حکم دیا ہے۔ عامۃ الناس کا مطالبہ تھا۔ کہ چاروں کو پھانسی کی سزا دی جائے لیکن پولیس نے ان کو ضبط و نظام میں رکھا۔ اور شور و غوغا کرنے سے منع کیا۔

انڈین ٹیرف بل متعلقہ ڈیزل آئیل ۱۶ دسمبر کو کونسل آف سٹیٹ میں منظور ہو گیا۔ آئندہ ڈیزل آئل اور مٹی کے تیل پر یکساں محصول درآمد ہوگا

گورنر بنگال نے گذشتہ دنوں ایک ڈنر کے موقع پر کہا تھا کہ دہشت پسندوں کی تحریک محض ہندوؤں کی تحریک ہے۔ ۱۶ دسمبر کو کونسل آف سٹیٹ میں گورنر بنگال کے اس نظریہ کو صحت پر مبنی قرار دیا گیا۔

مدراس سے ۱۷ دسمبر کی اطلاع ہے۔ کہ ایک خوفناک طوفان کی وجہ سے شان کوٹ ایکسپریس ٹرین انجن اور اول و دوم درجہ کے ڈبوں کے علاوہ الٹ گئی۔ خوش قسمتی سے مسافر گاڑیوں سے باہر کود پڑے اس لئے ایک کے سوا کوئی مجروح نہ ہوا۔

شنگھائی کی ۱۶ دسمبر کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ چین کے صوبہ کیانگسی میں گورنمنٹ افواج اور کمیونسٹوں میں تصادم ہو گیا۔ متواتر تین دن خونریز لڑائی ہوتی رہی۔ جس میں بالآخر کمیونسٹوں کو شکست ہوئی۔ اطلاع ہے کہ پانچ ہزار کمیونسٹ اس جنگ میں ہلاک ہوئے سرکاری افواج نے کمیونسٹوں کے ہیڈ کوارٹر اور ان کے بہت سے اسلحہ و بارود پر قبضہ کر لیا ہے۔

جرمنی کے ایک جزیرہ کی لوکل گورنمنٹ نے جہاں جرمن لوگ عام طور پر سیر و سیاحت کے لئے جاتے ہیں۔ برلن سے ۱۷ دسمبر کی اطلاع کے مطابق حکم دیا ہے کہ یہودیوں کو اس جزیرہ میں نہیں آنا چاہیئے۔

کلکتہ یونیورسٹی کی طرف سے سر حسن سہروردی وائس چانسلر نے لارڈ ارون کو "الفرڈ یونیورسٹی" کا چانسلر مقرر ہونے پر مبارکباد بھیجی۔

بنگال میں نمک سازی کے متعلق ۱۶ دسمبر کو اسمبلی میں سر جارج شسٹر نے بیان کیا۔ کہ حکومت بنگال کو نمک کی درآمد کا محصول مارچ ۱۹۳۱ء سے ستمبر ۱۹۳۳ء تک ایک لاکھ ۲۵ ہزار آٹھ سو روپیہ وصول ہوا ہے۔ یہ رقم نمک سازی شروع کرنے کے لئے ناکافی ہے۔ تاہم حکومت بنگال اور اسمبلی میں اس موضوع پر گفتگو ہو رہی ہے۔ اور حکومت ہند مزید تفصیلات طلب کر رہی ہے

ہندوستان اور کینیڈا کے درمیان تجارتی گفت و شنید سر جوزف بھور کے ایک بیان کے متعلق جو انہوں نے حال ہی میں اسمبلی میں دیا۔ حکومت ہند کے زیر غور ہے۔

ہٹلر کی اس پالیسی کے متعلق کہ نوجوانوں کو شادی کی تحریک کی جائے۔ برلن سے ۱۵ دسمبر کی اطلاع ہے۔ کہ فرینک فورٹ میونسپلٹی کے صدر نے ۱۶ سو میونسپل ملازموں سے کہا۔ کہ وہ شادی کر لیں مگر انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا۔ کہ جب تک ہماری تنخواہوں میں اضافہ نہ کرو۔ شادی نہیں کی جا سکتی۔

جرمن پارلیمنٹ کو آگ لگانے کے مقدمہ کی سماعت ۱۷ دسمبر کو لیپزگ میں ختم ہو گئی۔ سرکاری وکیل نے اپنی آخری تقریر میں عدالت سے درخواست کی۔ کہ ملزمان کو موت کی سزا دی جائے۔ کیونکہ انہوں نے بغاوت کی کوشش کی ہے۔

نواب صاحب بہاولپور کے متعلق لنڈن سے ۱۷ دسمبر کی اطلاع ہے۔ کہ وہ ۲۹ دسمبر کو ہندوستان آنے کے لئے مارسیلز سے روانہ ہونگے۔

الہ آباد سے ۱۷ دسمبر کی اطلاع ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک بیان میں کہا۔ کہ میں اشتراکیت کو اصولاً صحیح خیال کرتا ہوں۔

کرکٹ کی مشہور انگلستانی ٹیم ایم سی سی نے بمبئی سے ۱۸ دسمبر کی اطلاع کے مطابق ٹسٹ میچ نو وکٹوں پر جیت لیا ہے۔

اڑلیسہ کے نظم و نسق کے متعلق حکومت ہند کی کمیٹی نے جو رپورٹ مرتب کی تھی۔ وہ نئی دہلی سے ۱۸ دسمبر کی اطلاع کے مطابق جس دسمبر کو شائع ہو جائے گی۔

لکھنؤ کانفرنس کا اجلاس ۱۷ دسمبر کو راجہ صاحب سلیم پور کی صدارت میں منعقد ہوا۔ کئی قراردادیں منظور ہوئیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ فرقہ وار مسئلہ کے حل کے لئے ہر تحریک کے ساتھ مخلصانہ تعاون کا اظہار کرتے ہوئے اس کانفرنس کی یہ رائے ہے۔ کہ فرقہ وار اعلان کا بدل صرف یہی چیز ہے۔ کہ مختلف اقوام کے درمیان ایک قابل قبول مفاہمت ہو جائے۔

سر این ایس سرکار نے پریس کو ایک مکتوب بغرض اشاعت دیا ہے۔ جس میں وہ گاندھی جی کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے ہندوؤں کو دو جنگجو کیمپوں میں تقسیم کر دیا ہے۔

آئرلینڈ کا مشہور لیڈر جنرل اوڈفی ۱۷ دسمبر کو ڈبلن میں گرفتار کر لیا گیا۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی